FRI.28.March 2025
VOLUME:20 NO:77
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروز جمعہ 28/مارچ 2025
جلد:20 شمارہ: 77
27/رمضان المبارک 1446ھ
قیمت 00=3روپے
صفحات:4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے۔بی۔ایڈ)

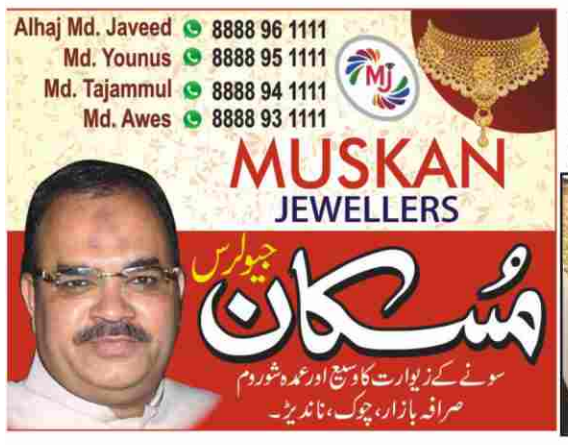

اتراکھنڈ حکومت یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کے بعد خود پریشان

کئی دقتوں کا سامنا، اصولوں میں تبدیلی کے لیے غور وخوض شروع!

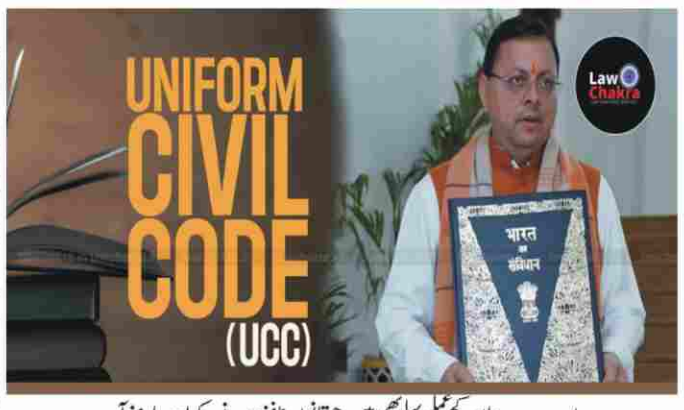

دہر ادون: 27/مارچ (ایجنسیز) اتراکھنڈ میں یونیفارم سول کوڈ (یو سی سی) کا نفاذ رواں سال جنوری ماہ میں ہو چکا ہے۔ لیکن اس قانون پر عمل آوری کے دوران کئی طرح کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب کچھ اصولوں میں تبدیلی کے لیے حکومتی سطح پر ہوم ورک شروع ہو چکا ہے۔ یعنی کچھ اصولوں میں تبدیلی کے لیے غور وخوض کا عمل جاری ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق چیف سکریٹری کی صدارت میں جلد ہونے والی اعلیٰ سطحی میٹنگ میں کوئی بڑا فیصلہ لیا جا سکتا ہے۔ ریاستی محکمہ داخلہ کی طرف سے اس سلسلے میں تیاریاں پوری کر لی گئی ہیں۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ اتراکھنڈ میں یو سی سی نافذ ہونے کے بعد سے ہی مذہبی آزادی، ذاتی خودمختاری اور رازداری سے متعلق فکر کا اظہار کئی سیاسی پارٹیوں کے ساتھ ساتھ مختلف سماجی تنظیمیں بھی کرتی رہی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یو سی سی ذاتی حقوق کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ خاص طور سے 'لیو-اِن-ریلیشن شپ' کے لازمی رجسٹریشن جیسے التزامات کی مخالفت ہو رہی ہے۔ کچھ گروپ جانشینی سے متعلق اصولوں کو لے کر تذبذب کی حالت میں ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ عملی پہلو بھی ہیں، جو قانون نافذ ہونے کے بعد سامنے آ رہے ہیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ یو سی سی کے اصولوں میں تبدیلی سے متعلقہ مسودہ پر ضروری تبادلہ خیال کے لیے ریاستی حکومت کی طرف سے تشکیل اعلیٰ اختیار یافتہ کمیٹی جلد ہی اصولوں میں تبدیلی یا ترمیم پر فیصلہ لے سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی شادی رجسٹریشن اور طلاق کی سہولت، سَب رجسٹرار دفاتر سے اپلوڈ کرنے کی سہولت دینے کا بھی فیصلہ لیا جا سکتا ہے۔ ایڈیشنل داخلہ سکریٹری نوید یتا کنگریتی اس معاملے میں کہتی ہیں کہ یو سی سی کے اصول وضوابط پر عمل درآمد میں آ رہی عملی پریشانیوں کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں جلد ہی اعلیٰ سطحی کمیٹی کی میٹنگ ہوگی۔ اس میں متعلقہ مسائل پر ضروری فیصلے لیے جائیں گے۔ قابل ذکر ہے کہ اتراکھنڈ میں یو سی سی نافذ ہونے کے بعد سے اب تک کئی طرح کی دقتیں درپیش آ چکی ہیں۔ مثلاً یو سی سی میں ٹرانسجنڈر اور یکساں جنس کی شادیوں کے رجسٹریشن کی سہولت نہیں دی گئی ہے۔ چونکہ ٹرانسجنڈر اور یکساں جنس کی شادیوں کے معاملے سامنے آ رہے ہیں تو یو سی سی میں اس تعلق سے سہولتیں جوڑی جا سکتی ہیں۔ غیر ملکی شہریوں سے شادی کے بعد رجسٹریشن میں آدھار کارڈ کی لازمیت رخنہ انداز بن رہی ہے۔ اس کے لیے بھی کوئی راستہ نکالنا ہوگا۔ دقتیں 'لیو-اِن-ریلیشن شپ' میں بھی آ رہی ہیں۔ قانون کے تحت 'لیو-ان-ریلیشن شپ' کے معاملوں میں پولیس کو لازمی طور سے جانکاری دینے کی ہدایت ہے، جبکہ عام شادی میں ایسا نہیں ہے۔ اس بارے میں بھی سوال اٹھ رہے ہیں۔ مزید کئی مسائل سامنے آ چکے ہیں، مثلاً اگر کوئی شادی کے وقت نابالغ تھا اور اب بالغ ہو چکا ہے تو ایسی حالت میں کیا فیصلہ لیا جائے؟ ایک ضلع میں رجسٹرڈ معاملوں کا دیگر اضلاع میں منتقلی کی کیا صورت ہوگی؟ عام ذات والے شخص کے ساتھ درج فہرست قبائل کی شادی اور اتراکھنڈ کے درج فہرست قبائل کے ساتھ دیگر ریاستوں کے درج فہرست قبائل کی شادی پر کیا فیصلہ لیا جائے؟

ہماری لڑائی بی جے پی اور آر ایس ایس دونوں سے ہے

اس لڑائی کو پارلیمنٹ سے سڑک تک لے جانا ہوگا: کھڑگے

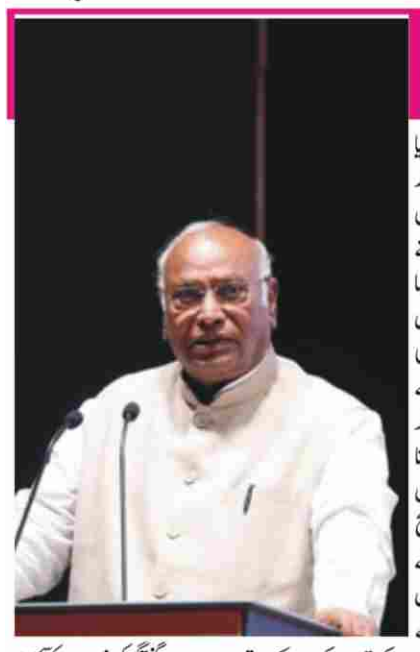

نئی دہلی: 27/مارچ (ایجنسیز) کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے آج پارٹی کی ضلع کانگریس کمیٹیوں (ڈی سی سی) کے سربراہان سے خطاب کیا۔ انھوں نے ریاستوں میں انتخاب جیتنے کے لیے طویل مدتی پالیسی کے تحت یکجہتی کے ساتھ کام کرنے کا عزم ظاہر کیا اور ڈی سی سی سربراہان سے کہا کہ تنظیم کے نظریات مضبوط ہیں، لیکن اسے اقتدار کے بغیر ملک میں نافذ نہیں کیا جا سکتا۔ کھڑگے نے ضلع کانگریس کمیٹیوں کے سربراہان کی میٹنگ میں اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ 2024 کے لوک سبھا انتخاب میں 'انڈیا اتحاد' کی پارٹیوں نے بی جے پی اور اس کے ساتھیوں کے خلاف متحد ہو کر لڑائی لڑی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بی جے پی کو 240 سیٹوں تک محدود ہو گئی۔ اگر کانگریس کو 20 سے 30 سیٹیں مزید مل جاتیں تو ایک متبادل حکومت بننے کا راستہ ہموار ہو جاتا۔ قابل ذکر ہے کہ ڈی سی سی سربراہان کی میٹنگ 3 دنوں پر مشتمل ہے جو الگ الگ مراحل میں ہو رہی ہے۔ آج کی میٹنگ میں 13 ریاستوں اور 3 مرکز کے زیر انتظام خطوں کے ڈی سی سی سربراہان شامل ہوئے۔ آج دہلی کے کانگریس ہیڈکوارٹر 'اندرا بھون' میں ہوئی اس میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ ''ہماری 'آئین بچاؤ مہم' نے آئین کو بدلنے کی بی جے پی اور آر ایس ایس کی خفیہ منشا کو ظاہر کر دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج بی جے پی کے پاس اکثریت نہیں ہے، اور وہ 2 ساتھی پارٹیوں پر منحصر ہو گئی ہے۔'' وہ مزید کہتے ہیں کہ ''ایک وزیر اعظم نے تکبر والے انداز میں دعویٰ کیا تھا کہ وہ 400 سیٹیں جیتیں گے، لیکن انھیں ہم سب نے مل کر بڑا جھٹکا دیا۔'' اپنی بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ ''کانگریس پارٹی نے تقریباً 100 سیٹیں حاصل کیں۔ اگر ہم نے زیادہ محنت کی ہوتی تو ہم 20 سے 30 سیٹیں مزید حاصل کر سکتے تھے۔ اتنی سیٹ حاصل کرنے سے ملک میں متبادل حکومت بن سکتی تھی۔ اگر ہم نے یہ کر لیا ہوتا تو ہم اپنے خود مختار اداروں، جمہوریت اور آئین پر منظم حملے کو روک سکتے تھے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ بی جے پی اور آر ایس ایس کے خلاف کانگریس کی لڑائی جاری ہے اور اسے ہمیں پارلیمنٹ سے لے کر سڑکوں تک لے جانا ہوگا۔ ڈی سی سی سربراہان کے کردار کی اہمیت واضح کرتے ہوئے کھڑگے نے کہا کہ وہ صرف سفیر نہیں ہیں، بلکہ کانگریس پارٹی کے کمانڈر ہیں، جو زمین پر آگے بڑھ کر قیادت کر رہے ہیں۔ انھوں نے راہل گاندھی اور تنظیمی جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال کی موجودگی میں کہا کہ ''راہل گاندھی جی اور میں نے آپ کے ساتھ براہ راست گفتگو کی ضرورت کو سمجھا۔ اب ضروری ہے کہ سبھی مل کر کانگریس کے نظریات کو عام کریں۔'' انھوں نے مزید کہا کہ ''سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمیں ریاستی سطح پر انتخاب جیتنے کے لیے طویل مدتی پالیسی کے ساتھ متحد ہو کر کام کرنے کو یاد رکھنا چاہیے۔ ہمارا نظریہ مضبوط ہے، لیکن طاقت کے بغیر ہم اسے نافذ نہیں کر سکتے۔'' موجودہ دور میں فرقہ وارانہ ایشوز کے تعلق سے بھی کھڑگے نے اپنی بات میٹنگ میں رکھی۔ انھوں نے کہا کہ فرقہ وارانہ ایشوز لوگوں کی جگہ بی جے پی کو فائدہ پہنچانے کے لیے قصداً میڈیا میں تیار کیے جاتے ہیں۔ اس ماحول سے جدوجہد کرنے کی ضرورتوں پر بھی کانگریس صدر نے زور دیا۔ ساتھ ہی خود کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوششوں پر بھی زور دیا۔ انھوں نے کہا کہ مقامی لیڈران کی سفارشات کی بنیاد پر چننے کی جگہ ان عہدوں پر سب سے اہل، پرعزم اور محنتی اشخاص کی تقرری ضروری ہے۔

'نوراتری میں بی جے پی گوشت کی دکانیں بند کر رہی تو پھر

شراب اور کے ایف سی پر پابندی کیوں نہیں؟' سنجے سنگھ کا تلخ سوال

نئی دہلی: 27/مارچ (ایجنسیز) ملک میں اقلیتوں کے خلاف مذہبی منافرت میں روز بہ روز اضافہ ہو رہا ہے۔ بی جے پی حکمراں ریاستوں میں کچھ ایسے فیصلے بھی لیے جا رہے ہیں جو اس منافرت کا سبب بن رہے ہیں۔ تازہ ترین معاملہ دہلی کا ہے جہاں کی نومنتخب بی جے پی حکومت کے کچھ اراکین اسمبلی نے مطالبہ کیا ہے کہ نوراتری کے دوران گوشت کی دکانیں بند کر دینی چاہئیں۔ بی جے پی لیڈران کے اس مطالبے پر عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن سنجے سنگھ کا شدید ردعمل سامنے آیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی والوں میں ہمت ہے تو کے ایف سی بند کرائیں۔ ساتھ ہی انہوں نے سوال کیا کہ بی جے پی والوں کے بھی ایسے ریستوراں ہیں جہاں گوشت-چکن سب ملتا ہے، کیا انہیں بند کرا دو گے؟ صرف غریب کا ٹھیلا توڑ کر انہیں بہادر بننا ہے۔ آپ رکن اسمبلی کا کہنا ہے کہ ''دہلی ملک کی راجدھانی ہے۔ یہاں دنیا کے تمام ممالک کے لوگ رہتے ہیں۔ تمام طبقوں کے لوگ رہتے ہیں۔ مختلف ریاستوں کے گیسٹ ہاؤس یہاں بنے ہوئے ہیں۔ اس لیے بی جے پی اراکین اسمبلی کا مطالبہ نامناسب ہے۔'' اس دوران سنجے سنگھ نے بی جے پی کے سامنے یہ سوال رکھ دیا کہ نوراتری میں شراب پر پابندی کیوں نہیں؟ چونکہ رمضان کا بھی مہینہ چل رہا ہے اور نوراتری کا بھی مہینہ ہے، اس لیے پوری دہلی میں شراب کی دکانیں بند کرنی چاہئیں۔ بی جے پی پر تنقید کرتے ہوئے سنجے سنگھ نے کہا کہ بی جے پی والے انتہائی کنفیوژن میں ہیں۔ آر ایس ایس ایک طرف مسلم منافرت پھیلا رہی ہے، اور دوسری طرف مسلم بھائیوں کے ساتھ افطار پارٹی کر رہی ہے۔ اقلیتی طبقہ کے 'سوغاتِ مودی کٹ' پر سنجے سنگھ کا کہنا ہے کہ ''دو چار کٹ تو یوگی جی بھی بانٹیں گے۔ نڈا صاحب بھی بانٹیں گے۔ آر ایس ایس کے کارکنان بھی کٹ بانٹیں گے۔ مودی جی نے سوغاتِ مودی جاری کیا ہے۔ پھر وقفے وقفے سے بی جے پی کے لوگ بولتے ہیں کہ ایسے نماز نہیں ہوگی، ایسے پوجا نہیں ہوگی، گوشت کی دکانیں بند ہونی چاہیے۔'' یو پی میں ایک شراب کی بوتل پر ایک بوتل فری کا ذکر کرتے ہوئے سنجے سنگھ نے کہا کہ دہلی میں ہماری حکومت نے اسے روکا تو ہمارے اوپر فرضی الزامات عائد کیے گئے۔ ای ڈی اور سی بی آئی سمیت تمام تحقیقاتی ایجنسیوں کے ذریعہ مقدمہ کیا گیا۔ یو پی کے سبھی اضلاع میں 29 مارچ کو عام آدمی پارٹی بی جے پی حکومت کے اس 'شراب گھوٹالے' کے خلاف مظاہرہ کرے گی۔

مسلمانوں کو محبت کی سوغات دیجیے: عمران مسعود کی مودی سے اپیل

لکھنو: نئی دہلی: کانگریس کے رکن پارلیمنٹ عمران مسعود نے وزیر اعظم نریندر مودی سے اپیل کی ہے کہ وہ مسلمانوں کو محبت اور خیر سگالی کا پیغام دیں۔ یہ بیان اس وقت سامنے آیا ہے جب بی جے پی نے ملک بھر میں عید کے موقع پر 32 لاکھ مسلمانوں میں 'سوغاتِ مودی' کٹ تقسیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ عمران مسعود نے کہا کہ وزیر اعظم کا دل بہت بڑا ہے اور اسی وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسلمانوں کو محبت، تحفظ، تعلیم اور روزگار کی سوغات دینی چاہیے۔ انہوں نے کہا، ''جب محبت کا اظہار کرنے کی بات ہے تو مسلمانوں کو بھی محبت کی سوغات دیجیے۔'' اس دوران انہوں نے تمل ناڈو اسمبلی کے ذریعہ وقف (ترمیمی) بل کے خلاف قرارداد پاس کیے جانے کی حمایت کی۔ انہوں نے دیگر ریاستی حکومتوں، خاص طور پر مغربی بنگال، بہار، آندھرا پردیش اور تلنگانہ سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنا موقف واضح کریں۔

اڈیشہ: کانگریس کارکنان نے 14 اراکین اسمبلی کی معطلی کے خلاف

ایوان کے باہر کیا احتجاج، لاٹھی چارج میں متعدد کارکنان زخمی

بھوبنیشور: 27/مارچ (ایجنسیز) اڈیشہ میں حکمراں جماعت اور کانگریس کے درمیان سیاسی تصادم جاری ہے۔ اڈیشہ کی راجدھانی بھوبنیشور میں جمعرات (27 مارچ) کو کانگریس کارکنان نے اسمبلی کے باہر 14 کانگریس اراکین اسمبلی کی معطلی کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ ان اراکین اسمبلی کو ایوان میں خواتین کے حق میں آواز اٹھانے کی وجہ سے 25 مارچ کو معطل کر دیا گیا تھا۔ اس دوران پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لیے ان پر لاٹھی چارج کیا اور واٹر کینن کا بھی استعمال کیا۔ پولیس لاٹھی چارج میں کئی کانگریسی کارکنان بری طرح زخمی بھی ہو گئے۔ اس واقعہ کی ویڈیو کانگریس نے اپنے آفیشیل سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر بھی کی ہے۔ پوسٹ میں حکمراں جماعت کو تاناشاہ بتاتے ہوئے کانگریس نے لکھا کہ ''آج اڈیشہ میں خواتین کی حفاظت کو لے کر 'اڈیشہ کانگریس' کے ساتھی آواز اٹھا رہے تھے، لیکن بی جے پی حکومت تاناشاہی پر آ گئی۔ کہاں بی جے پی حکومت کو خواتین کی حفاظت پر کام کرنا چاہیے تھا، اس کے برخلاف تحریک کو دبانے میں لگی ہے۔'' پوسٹ میں کانگریس نے آگے لکھا کہ ''بی جے پی کے اشارے پر پولیس لاٹھیاں برسانے لگیں ہیں تاکہ ہماری آواز دبائی جا سکے۔ بی جے پی حکومت یہ جان لے کہ ہم لاٹھی-گولی، آنسو گیس کے گولوں اور پانی کے بوچھاروں سے ڈرنے والے نہیں ہیں۔ خواتین کے ساتھ ہو رہی ناانصافی کو ہم برداشت نہیں کریں گے۔۔۔ ان کی لڑائی لڑیں گے اور انصاف دلا کر رہیں گے۔'' واضح ہو کہ 25 مارچ کو اڈیشہ اسمبلی میں غیر پارلیمانی طرز عمل کا حوالہ دیتے ہوئے 14 کانگریسی اراکین اسمبلی کو معطل کر دیا گیا تھا۔ معطل اراکین اسمبلی میں کانگریس قانون ساز پارٹی کے رہنما راما چندر کدم، ساگر چرن داس، منگو کھلا، ستیہ جیت گومنگو، اشوک کمار داس، دسرتھی گمانگو اور صوفیہ فردوس شامل ہیں۔ اسپیکر کے فیصلے کے بعد کانگریس اراکین نے ہنگامہ کیا اور گھنٹی بجانی شروع کر دی۔ دیر رات تک اراکین اسمبلی ایوان میں ہی موجود تھے۔ اراکین اسمبلی کی معطلی کے بعد اڈیشہ کانگریس کے انچارج اجے کمار للّو نے اسمبلی کے باہر میڈیا سے کہا تھا کہ ''ملک میں خواتین کی حفاظت کی بات کرنا کب سے جرم ہو گیا؟ اڈیشہ میں 64000 سے زائد خواتین غائب ہیں۔ روزانہ اجتماعی عصمت دری ہو رہی ہے۔ اگر منتخب اراکین اسمبلی ان ایشوز پر حکومت سے جواب طلب کرتے ہیں تو حکومت کو کس بات کا خوف ہے؟ ہمارے اراکین اسمبلی کو معطل کرنا غیر جمہوری عمل ہے۔ ہم خاموش نہیں بیٹھیں گے۔''

'کنال کامرا کو نوٹس بھیجا تو راہل سولا پور کر پر خاموش کیوں؟'

ادھوٹھا کرے نے حکومت کے رویہ پر اٹھایا سوال

ممبئی: 27/مارچ (ایجنسیز) اسٹینڈ اَپ کامیڈین کنال کامرا کے متنازعہ پیروڈی نغموں پر جاری تنازعہ کے درمیان شیوسینا یو بی ٹی چیف ادھوٹھا کرے نے مہاراشٹر حکومت کے رویہ پر سوال اٹھا دیا ہے۔ انھوں نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ ''حکومت نے 'غداروں' کی بے عزتی کرنے کے لیے کنال کامرا کو طلب کیا، لیکن شیواجی مہاراج کی بے عزتی کرنے والے اداکار راہل سولا پور کر پر خاموشی اختیار کر لی۔'' یہ بیان ادھوٹھا کرے نے ریاستی اسمبلی میں بجٹ اجلاس ختم ہونے کے ایک دن بعد صحافیوں سے بات کرتے ہوئے دیا۔ انھوں نے کہا کہ ''آپ ایک غدارِ وطن کی بے عزتی کرنے کے لیے کنال کامرا کو 2 مرتبہ طلب کرتے ہیں، لیکن راہل سولا پور کر کو ایک بار بھی نہیں بلاتے۔'' اس درمیان انھوں نے مسلم کنبوں کے لیے بی جے پی کے آؤٹ ریچ پروگرام 'سوغاتِ مودی' پر بھی اپنا ردعمل ظاہر کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''جب شیوسینا کو مسلم ووٹرس سے زبردست حمایت ملی، تو یہ کہتے ہوئے شور مچایا گیا کہ میں نے ہندوتوا چھوڑ دیا ہے۔ انھوں نے 'اقتدار جہاد' جیسے الفاظ بھی تیار کیے، لیکن اب انہی لوگوں نے اپنا رخ بدل دیا ہے۔'' بہرحال، کنال کامرا اس وقت سرخیوں میں ہیں۔ انھوں نے پیروڈی نغمے میں مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کو ہدف تنقید بنایا تھا۔ حالانکہ کامران نے شندے کا نام نہیں لیا تھا۔ متنازعہ بیان کے سامنے آتے ہی شیوسینک مشتعل ہو گئے تھے۔ اتوار کو ممبئی کے ایک اسٹوڈیو پر شندے حامیوں نے حملہ بھی کر دیا تھا۔ کنال کامرا کے متنازعہ بیان کے خلاف معاملہ بھی درج کیا گیا ہے اور ممبئی پولیس نے بھی انھیں طلب کیا ہے۔ جہاں تک راہل سولا پور کر کا معاملہ ہے، انھوں نے حال ہی میں ایک پوڈ کاسٹ میں کہا تھا کہ 17 ویں صدی کے مراٹھا جنگجو شیواجی مہاراج مغل بادشاہ اورنگ زیب کے افسران کو رشوت دے کر آگرہ قلعہ سے بھاگے تھے۔ انھوں نے اس مشہور دلیل کو خارج کر دیا تھا کہ شیواجی مٹھائی کی ٹوکری میں خود کو چھپا کر اورنگ زیب کے چنگل سے بچنے میں کامیاب ہوئے تھے۔ اس بیان پر سولا پور کر کو بہت تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ کچھ تنظیموں نے ان کے 'رشوت' لفظ پر سخت اعتراض کیا تھا۔

بہار اسمبلی کے بجٹ اجلاس کا آخری دن،

وقف ترمیمی بل کے خلاف اپوزیشن کا زوردار احتجاج

پٹنہ: 27/مارچ (ایجنسیز) بہار اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے آخری دن جمعرات کو اپوزیشن جماعتوں نے وقف ترمیمی بل کے خلاف اسمبلی کے باہر زبردست احتجاج کیا۔ اپوزیشن اراکین نے نتیش حکومت پر مسلم وقف املاک پر قبضے کی سازش کا الزام لگاتے ہوئے بل کو فوری طور پر واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ اسمبلی کے باہر مظاہرہ کرنے والے اپوزیشن رہنماؤں نے نتیش حکومت کے خلاف نعرے بازی کی اور کہا کہ یہ بل مسلم کمیونٹی کے مذہبی حقوق پر حملہ ہے۔ راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے رہنما رنو جے ساہو نے کہا، ''وزیر اعلیٰ نتیش کمار آر ایس ایس کے اشارے پر چل رہے ہیں اور بے بس نظر آ رہے ہیں۔ وہ وقف بل پر خاموش ہیں اور واضح موقف اختیار کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ انہیں بتانا چاہیے کہ وہ اس بل کی حمایت کرتے ہیں یا مخالفت۔'' مظاہرین نے 'وقف بل واپس لو' اور 'نتیش کمار جواب دو' جیسے نعرے لگائے۔ آر جے ڈی کے ساتھ ساتھ دیگر اپوزیشن جماعتوں نے بھی نتیش حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ اپوزیشن کا کہنا ہے کہ اس بل کے ذریعے حکومت وقف املاک پر قبضے کا منصوبہ بنا رہی ہے، جو مسلم کمیونٹی کے ساتھ ناانصافی ہے۔ اس سے قبل، بدھ کے روز آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ اور ملک بھر کے دیگر مسلم مذہبی وسماجی تنظیموں نے بھی پٹنہ کے گردنی باغ میں وقف ترمیمی بل کے خلاف مظاہرہ کیا تھا۔ اس احتجاج میں راشٹریہ جنتا دل کے سربراہ لالو پرساد یادو اور اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو بھی شامل ہوئے تھے۔ دونوں رہنماؤں نے مسلم تنظیموں کا مکمل ساتھ دینے کا اعلان کرتے ہوئے بل کی سخت مخالفت کی۔ تیجسوی یادو نے کہا تھا، ''یہ بل مسلم برادری کے حقوق کو سلب کرنے کی کوشش ہے۔ ہم آخری دم تک اس کے خلاف لڑیں گے۔ نتیش حکومت کو یہ بل واپس لینا ہوگا۔'' اسمبلی کے اندر بھی وقف ترمیمی بل پر اپوزیشن کا شدید ہنگامہ جاری رہا۔ ایوان میں اپوزیشن اراکین نے حکومت کے خلاف نعرے لگاتے ہوئے مطالبہ کیا کہ یہ بل فوری طور پر واپس لیا جائے۔ تاہم، حکومت نے اپوزیشن کے الزامات کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل وقف املاک کے بہتر انتظام اور شفافیت کے لیے لایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ بہار اسمبلی کا بجٹ سیشن 28 مارچ کو اختتام پذیر ہونا تھا لیکن اسے ایک دن پہلے ہی ختم کر دیا گیا۔ وقف ترمیمی بل کے خلاف اپوزیشن کا احتجاج اجلاس کے آخری دن بھی جاری رہا۔

'بیٹیں گے تو کٹیں گے' کا نعرہ دینے والے اب بانٹ رہے ہیں

'سوغاتِ مودی'، ادھوٹھا کرے کا بی جے پی پر حملہ

ممبئی: شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما اور مہاراشٹر کے سابق وزیر اعلیٰ ادھوٹھا کرے نے بی جے پی کے رمضان اور عید کے موقع پر شروع کی گئی سوغاتِ مودی ※ کیمپین پر سخت تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو کبھی بیٹیں گے تو کٹیں گے ※ کا نعرہ لگاتے تھے، وہ اب اقتدار کے لیے تحائف بانٹ رہے ہیں۔ ادھوٹھا کرے نے الزام لگایا کہ بی جے پی نے ہندوتوا چھوڑ دیا ہے اور اب وہ سیاسی فائدے کے لیے مسلمانوں کو خوش کرنے میں لگی ہے۔ انہوں نے کہا، ''بی جے پی کو باضابطہ طور پر اعلان کر دینا چاہیے کہ انہوں نے ہندوتوا کو خیرباد کہہ دیا ہے۔ اب وہ ان لوگوں میں تحائف بانٹ رہی ہے جن کے گھر بلڈوزر سے توڑے گئے اور کئی افراد فرقہ وارانہ فسادات میں مارے گئے۔'' انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ جو لوگ ہولی کے موقع پر مسلمانوں پر حملے کر رہے تھے، وہی اب عید کے موقع پر پورن پولی اور مٹھائیاں بانٹ رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ یہ کیمپین صرف بہار کے انتخابات تک محدود رہے گا یا ملک بھر میں جاری رہے گا؟ بی جے پی نے رمضان اور عید کے موقع پر اقلیتوں میں سوغاتِ مودی ※ کے نام سے کٹس تقسیم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کٹس میں کھانے پینے کی اشیاء جیسے کھجور، سوئیاں، چینی، دودھ اور خشک میوے کے ساتھ خواتین کے لیے سوٹ کا کپڑا اور مردوں کے لیے کرتا پاجامہ بھی شامل ہے۔ ہر کٹ کی قیمت 500 سے 600 روپے بتائی جا رہی ہے۔ بی جے پی کے اقلیتی مورچہ کے صدر جمال صدیقی نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی بھی 140 کروڑ ہندوستانیوں کے رہنما ہیں، اس لیے رمضان اور عید کے موقع پر یہ کٹس تقسیم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ بی جے پی کے 32 ہزار کارکن یہ کٹس ملک بھر میں تقسیم کریں گے اور ہر کارکن 100 خاندانوں میں یہ تحائف پہنچائے گا۔ ادھوٹھا کرے نے بی جے پی کے اس قدم کو ووٹ بینک کی سیاست قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اقتدار کے لیے جہاد ہے۔ انہوں نے کہا، ''بی جے پی نے پہلے مجھے ہندوتوا چھوڑنے کا طعنہ دیا تھا، لیکن اب وہی پارٹی مسلمانوں میں کٹس بانٹ رہی ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ وہ عید پر ٹوپی پہن کر کس طرح سوغات تقسیم کرتے ہیں۔''

دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان کے گھر بیٹی کی ولادت،

بچی کا نام رکھا 'ھند'

دبئی کے ولی عہد شیخ حمدان کے گھر بیٹی کی پیدائش ہوئی ہے۔ انہوں نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ یہ اطلاع دی۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نام ہندر رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے پہلے شاہی جوڑے کے دو بیٹے اور ایک بیٹی بھی ہے۔ حمدان سال 2008 سے ہی دبئی کے کراؤن پرنس ہیں۔ ساتھ ہی وہ متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم اور وزیر دفاع بھی ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق شیخ حمدان نے اپنی بیٹی کا نام ہند ※ اپنی ماں شیخا ہند بنت مکتوم بن جمعہ المکتوم کے اعزاز میں رکھا ہے۔ شیخ حمدان دبئی کے حکمراں شیخ محمد بن راشد المکتوم اور شیخا بنت مکتوم بن جمعہ المکتوم کے دوسرے بیٹے ہیں۔ شیخ حمدان سوشل میڈیا پر کافی فعال رہتے ہیں۔ انسٹاگرام پر ان کے فالوورس کی تعداد تقریباً 17 ملین ہے۔ وہ اپنے پوسٹ کے ذریعہ اپنی زندگی کی جھلکیاں ساجھا کرتے ہیں۔ شیخ حمدان نے شیخا شیخا بنت سعید بن تھانی المکتوم سے سال 2019 میں شادی کی تھی۔ شیخا دبئی کے حکمراں کنبہ المکتوم سے ہیں۔ شاہی زندگی جینے کے بعد بھی وہ لائم لائٹ سے دور رہتی ہیں۔ بیٹی کی پیدائش سے پہلے شاہی جوڑے کو دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔ جڑواں شیخا اور راشد کی پیدائش مئی 2021 میں ہوئی تھی۔ فروری 2023 میں بیٹے کی پیدائش ہوئی جس کا نام محمد بن حمدان بن محمد المکتوم رکھا گیا تھا۔

سلمان خان کو جان سے مارنے کی دھمکیاں، اداکار کا ردعمل 'جتنی عمر لکھی ہے، اتنی ہی رہے گی'

ممبئی: بالی ووڈ کے سپر اسٹار سلمان خان نے اپنی فلم سکندر کی تشہیری مہم کے دوران انہیں مسلسل ملنے والی جان سے مارنے کی دھمکیوں پر کھل کر بات کی۔ میڈیا سے گفتگو کے دوران جب ان سے سکیورٹی اور اپنی جان کو لاحق خطرات کے بارے میں سوال کیا گیا تو سلمان نے کہا، ''جتنی عمر لکھی ہے، اتنی ہی رہے گی۔'' ان کا کہنا تھا کہ وہ خدا کی رضا پر یقین رکھتے ہیں اور موت و زندگی کا فیصلہ اسی کے ہاتھ میں ہے۔ خیال رہے کہ سلمان خان کو طویل عرصے سے گینگسٹر لارنس بشنوئی کی جانب سے دھمکیاں مل رہی ہیں۔ اس کے پیش نظر حکومت نے انہیں وائی+ سکیورٹی فراہم کر رکھی ہے، جس کے تحت 12 پولیس اہلکار اور 2 سے 4 کمانڈوز ہمہ وقت ان کے ساتھ رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ ان کی ذاتی سکیورٹی ٹیم میں مشہور گارڈ 'شیرا' کے ساتھ تقریباً 40 باؤنسرز اور پرائیویٹ گارڈز بھی موجود ہوتے ہیں۔ سلمان خان نے سکیورٹی کے باعث پیدا ہونے والی مشکلات پر بھی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ بعض اوقات اتنے زیادہ محافظوں کے ساتھ گھومنا مسئلہ بن جاتا ہے۔ انہوں نے کہا، ''ہر جگہ اتنے لوگ ساتھ ہوں تو یہ خود ایک بڑی پریشانی ہے۔'' فلم سکندر میں سلمان خان کے ساتھ رشمیکا مندانا مرکزی کردار میں نظر آئیں گی۔ یہ فلم 30 مارچ کو سنیما گھروں میں ریلیز ہونے جا رہی ہے۔ سلمان نے اپنی فلم کی تشہیر کے دوران سکیورٹی اور دھمکیوں کے بارے میں

2
روزنامہ ورقِ تازہ
حالاتِ حاضرہ
दैनिक वरक-ए-ताजा
28 March. 2025

مسجد پر بچئے!

از قلم:
مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

مسجدیں اللہ کا گھر ہیں، یہ بات خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے: المساجد بیوت اللہ والمؤمنون زوار اللہ (مسند دیلمی، حدیث نمبر: ۶۶۵۴، الجامع الکبیر للسیوطی، حدیث نمبر: ۱۱۸۴۸) اللہ کا گھر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مسجدوں میں وہی کام کئے جائیں گے، جن سے اللہ راضی ہوتے ہیں، دنیوی کام کاج چاہے وہ شرعاً جائز ہوں، مسجد میں ان کو کرنا جائز نہیں ہے، جیسے: تجارت، ورزش، جائز ومباح کھیل، شعر وسخن کی محفلیں جمانا وغیرہ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مسجدوں میں بنیادی طور پر دو طرح کے کام کئے جاتے تھے، ایک: عبادت، دوسرے: دعوت، عبادت سے مراد ایسا عمل ہے جو خالصتاً اللہ کی رضا کے لئے کیا جاتا ہو، اور جو اللہ کے سوا کسی اور کے لئے نہیں کیا جاتا ہو، جیسے: نماز، اعتکاف، تلاوت قرآن، ذکر دعاء وغیرہ۔ دعوت سے مراد ہے اسلام کی طرف بلانا، لوگوں کو دین حق سے مانوس کرنا، نیکیوں کی ترغیب دینا، برائیوں سے روکنا، دعوت کے اصل مخاطب تو وہ لوگ ہیں، جو ابھی دامن اسلام میں نہیں آئے ہیں، قرآن مجید میں انبیاء کے اپنی قوم سے خطاب کے مضامین کثرت سے نقل کئے گئے ہیں، جن سے یہی بات واضح ہوتی ہے؛ لیکن جو لوگ اسلام کے دائرے میں آچکے ہیں اور ایمان کی نعمت ان کو حاصل ہو چکی ہے، ان کو اعمال صالحہ کی طرف بلانا بھی دعوت ہی کی ایک صورت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں مسلمانوں کو احکام شریعت کی تعلیم بھی دیتے تھے، قرآن مجید کی تلاوت بھی سکھاتے تھے، ان کے سوالات کے جواب بھی دیتے تھے، لوگوں کے حقوق کے بارے میں بھی ان کو بتاتے تھے، آپسی اختلافات کو حل کرنے کی ترغیب بھی دیتے تھے اور تدبیر بھی بتاتے تھے، یہ سب دعوت کی مختلف صورتیں تھیں۔ الحمد للہ مسلمانوں کو عمل صالح کی دعوت کا سلسلہ مسجدوں میں ہمیشہ سے قائم ہے، خطباء کے بیانات، قرآن وحدیث کے دروس، فقہی مسائل کی وضاحت، دینی اجتماعات، الفاظ قرآنی کی تعلیم وغیرہ، جو مسجدوں اور خاص کر برصغیر کی مسجدوں کے معمولات میں سے ہیں، یہ سب دعوت کی مختلف صورتیں ہیں، اور آج ہمارے معاشرہ میں جو کچھ دینی فضا قائم ہے، اس میں ان ہی کوششوں کا حصہ ہے؛ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام کوششیں برادران اسلام میں ہو رہی ہیں، برادران انسانیت میں اس کام کو ہم نے مکمل طور پر فراموش کر دیا ہے، یہی وجہ ہے کہ نفرت بڑھتی جا رہی ہے، دلوں کے فاصلے وسیع سے وسیع تر ہوتے جا رہے ہیں؛ کیوں کہ باہمی تعارف سے غلط فہمیاں دور ہوتی ہیں اور فاصلے سمٹتے ہیں، اس پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ قرآن مجید میں خود یہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے کہ دعوت محبت کو جنم دیتی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس کا اثر ایسا ہوگا کہ تمہارے دشمن گہرے دوست بن جائیں گے: فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حٰم سجدہ: ۳۴) اس کی واضح مثال ہمارے ملک میں صوفیاء کرام کی خدمات ہیں، خواجہ معین الدین اجمیریؒ، خواجہ نظام الدین اولیاؒ، خواجہ گیسو درازؒ اور ملک بھر میں جن بزرگوں کے مزارات ہندوؤں اور مسلمانوں کا مرکز توجہ ہیں، یہ سب اپنے عہد کے اعلیٰ درجہ کے مبلغ اور داعی تھے، ان کے اخلاق، انسانیت نوازی، بلند کرداری اور حسن سلوک سے متاثر ہو کر اتنی بڑی تعداد میں لوگ مسلمان ہوئے کہ جن کا شمار بھی دشوار ہے اور ایسے علاقوں میں اسلام کی اشاعت ہوئی، جو مزاج کی شدت اور اخلاق کی درشتی کے اعتبار سے مشہور زمانہ تھے، جیسے: راجستھان، میوات وغیرہ؛ لیکن ان کی خاموش دعوت نے لوہے کے دلوں کو موم کی طرح پگھلا دیا، اور آج برصغیر میں جو مسلمان آباد ہیں، ان کی بڑی تعداد ان ہی حق کے پرستاروں اور نو مسلموں کی نسل سے ہیں، بادشاہوں نے زمینیں فتح کیں اور دنیائے اخلاق کے ان بادشاہوں نے لوگوں کے قلوب کو فتح کیا، زمینی بادشاہت تو ختم ہوگئی؛ لیکن قلب وروح کی بادشاہت ان بزرگوں کے دنیا سے گزر جانے کے بعد بھی آب وتاب کے ساتھ قائم ہے اور آئندہ بھی قائم رہے گی۔ دعوت صرف زبان اور قلم سے ہی نہیں ہوتی، عمل سے بھی ہوتی ہے، اور یہ دعوت زیادہ موثر ہوتی ہے، اس دعوت کا ہتھیار ہے: حسن اخلاق، اس کا نشانہ بہت کم چوکتا ہے، اور اگر مخاطب کو اپنا غلام بے دام نہ بنایا جا سکے تب بھی ضرور ہی ان کو نرم اور گداز کر دیتا ہے: ادفع بالتی ھیٔ احسن فاذ الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم (حم سجدہ: ۳۴) ملک کے موجودہ حالات میں برادران وطن تک اسلام کو پہنچانے اور اس کے لئے خاموش دعوت کا طریقہ کار اختیار کرنے کی ضرورت ہے، اور اس کی ایک صورت یہ ہے کہ ہم مواقع اور حالات کو سامنے رکھتے ہوئے مسجدوں میں برادران وطن کو مدعو کریں، ان کو اذان کا مفہوم، سورۂ فاتحہ کا ترجمہ، رکوع وسجدہ کی تسبیحات اور اذکار نماز کے معانی آسان زبان میں سمجھائیں، ان شاء اللہ اس کا غیر معمولی اثر ہوگا، مجھے اس سلسلے میں خود اپنا ایک واقعہ یاد آتا ہے، میں ایک بار ٹرین کے ذریعہ بہار سے حیدرآباد آرہا تھا، اور ان دنوں کسی وجہ سے ٹرین گھوم کر مدھیہ پردیش کے بعض علاقوں شاید رائے پور یا بلاس پور سے گزر کر حیدرآباد پہنچتی تھی، میرے ساتھ میرے بچے بھی تھے، جو اس وقت بہت کم سن تھے، جب ایک بڑے اسٹیشن پر ٹرین رکی تو ہماری کوچ میں جین فیملی کے ایک صاحب اپنے بچوں کے ساتھ آکر بیٹھے، وہ ہماری صورت دیکھ کر بہت کھنچے ہوئے تھے، میں جب چھوٹے بچوں کے ساتھ سفر کرتا ہوں تو کچھ بسکٹ اور چاکلیٹ خرید کر ساتھ رکھ لیتا ہوں؛ تاکہ وہ ٹرین میں ادھر اُدھر کی غبار آلود چیزیں نہ کھائیں، میں نے اپنی نواسی کے ہاتھ میں چند چاکلیٹ دیئے، اور اشارہ کیا کہ اُن بچوں کو لے جا کر دو، بچے بھی اس کے ہم عمر تھے، ان کے بچوں نے لے لیا؛ کیوں کہ بچے تو بچے ہوتے ہیں، وہ میں اور تم کا امتیاز نہیں کرتے، پھر بچے آپس میں بات چیت کرنے اور کھیلنے لگے تو اُن صاحب کے انداز میں کسی قدر تبدیلی رونما ہوئی۔ آہستہ آہستہ وہ مجھ سے کچھ سوالات کرنے لگ گئے، اور بہت جلد مذہبی سوالات پر آگئے، انھوں نے کہا کہ آپ اتنے اچھے لوگ ہیں؛ لیکن پھر جیو (جاندار) کو کاٹ کر کیوں کھاتے ہیں؟ آپ کو نہیں لگتا کہ یہ بے رحمی کی بات ہے، میں نے کہا کہ ہم لوگ بھی خدا پر یقین رکھتے ہیں اور آپ بھی، اس دنیا کے پرمیشور نے یہی سسٹم بنایا ہے کہ اس کی ایک مخلوق دوسری مخلوق کے لئے خوراک کا کام کرے، اب آپ دیکھئے کہ جو پودے اور نباتات ہیں وہ بھی خدا کی مخلوق ہیں، اور موجودہ سائنس کہتی ہے کہ ان پودوں میں بھی حیات ہے، ان کے اندر احساس وشعور بھی ہے اور خوشی اور غم کے جذبات بھی ہیں، تو کیا ہم چاول، گیہوں کھانا چھوڑ دیں گے؟ ہم جو ایک گلاس پانی پیتے ہیں، اگر اس کو مائیکرو اسپیس سے دیکھا جائے جس کا میڈیکل ٹیسٹ کے لئے استعمال ہوتا ہے تو نظر آئے گا کہ سینکڑوں جراثیم اس میں تیر رہے ہیں، تو اگر ہم قدرت کے اس نظام سے مگر جائیں تو نہ کھانے کا ایک دانہ کھا سکیں گے اور نہ پانی کا ایک قطرہ پی سکیں گے، دنیا کی مخلوقات میں انسان چوں کہ سب سے اعلیٰ مخلوق ہے؛ اس لئے اس کو خوراک نہیں بنایا جا سکتا؛ لیکن درندے جانور ان کو بھی خوراک بنا لیتے ہیں اور یہ بات اللہ ہی نے ان کی فطرت میں ڈال رکھی ہے۔ وہ کافی خوش ہوئے، کوئی جواب تو نہیں دیا؛ لیکن کہا کہ میں نے تو اس طرح سوچا ہی نہیں تھا، پھر کہنے لگے کہ یہ جو آپ لوگ مسجد سے چیختے ہیں، اور پکار پکار کر ''اللہ اکبر'' کہتے ہیں اس کا کیا مطلب ہے؟ میں نے کہا: انسان کی ایک کمزوری یہ ہے کہ جب بھگوان اس کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہے، دولت مند سمجھتا ہے کہ میری دولت بڑی ہے؛ اس لئے وہ غریبوں اور مزدوروں کو حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، حکمراں سمجھتا ہے کہ میری حکومت بڑی ہے، وہ رعایا کو نیچی نظر سے دیکھتا ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگ سمجھتے ہیں کہ میری تعلیم کا درجہ بڑا ہے، جتنے جاہل اور کم پڑھے لکھے لوگ ہیں، وہ معمولی درجہ کے ہیں، اُن کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے، اور جب انسان دوسروں کو نیچی نظر سے دیکھتا ہے تو اس میں تکبر، اپنی بڑائی کا احساس اور دوسرے کی تحقیر کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے، دنیا میں جتنا ظلم ہوتا ہے، اس کا اصل سبب یہی ہے؛ اس لئے بار بار اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہلایا جاتا ہے کہ یاد رکھو! پرمیشور بڑا ہے، نہ تمہاری دولت بڑی ہے، نہ تمہاری عزت، نہ تمہارا علم بڑا، نہ تمہارا اقتدار، یہ سب چھوٹے ہیں، خدا بڑا ہے، یہ چیز انسان کو تکبر میں مبتلا ہونے سے بچاتی ہے، میں نے اس کے ساتھ ساتھ اذان کے دوسرے کلمات کی بھی وضاحت کی، انھوں نے بڑی توجہ سے سنا اور اخیر میں کہنے لگے کہ آپ نے تو لاکھوں کی بات بتا دی، مسجد کے ایک امام صاحب میرے دوست ہیں، ان سے میں نے کئی بار اس کا مطلب پوچھا؛ مگر انھوں نے نہیں بتایا، سکندرآباد میں جب ہم لوگ اترے تو وہ تلنگانہ کی اپنی کسی مذہبی زیارت گاہ پر جانا چاہ رہے تھے، باہر نکلے تو میری گاڑی آچکی تھی اور وہ لوگ گاڑی کے انتظام میں مشغول تھے، میں نے ان سے کہا کہ میں تو یہیں کا رہنے والا ہوں، مجھے اپنی منزل تک پہنچنے میں کوئی دشواری نہیں ہے، ہم لوگ ایک آٹو لے کر چلے جائیں گے، آپ پہلی بار آئے ہیں اور آپ کو دور جانا ہے تو میری گاڑی لے کر چلے جائیں، ان شاء اللہ میرے ڈرائیور صاحب آپ کو بہت اچھی طریقہ پر پہنچا دیں گے، انھوں نے بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ ہم لوگوں کے گرو ہیں، پھر انھوں نے اور ان کے رفقاء سفر نے اپنی تہذیب کے مطابق میرے پاؤں چھوئے اور کہنے لگا کہ ہم نے پہلے ہی سے گاڑی بک کرالی ہے، وہ چند منٹوں میں ہی آجائے گی، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ سیدھی سادھی دو چار بھلی باتیں کہنے کا لوگوں پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اسلام کے تعارف کے لئے سب سے اہم جگہ ہماری مسجدیں ہیں اور مسلمانوں کے اخلاق کے تعارف کے لئے سب سے بہتر جگہ ہمارے مدرسے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جب بنو ثقیف کا وفد آیا تو آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا؛ تاکہ وہ مسجد کے نظام سے متاثر ہوں اور ان کو ہدایت دی کہ وہ ادھر اُدھر نہ جائیں: ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أنزلھم المسجد لیکون أرق لقلوبھم فاشترطوا علی أن لا یحشروا..... الخ (سنن ابی داؤد، حدیث نمبر: ۳۰۲۶، السیرۃ النبویۃ لابن ہشام: ۴/ ۱۸۴) ہم لوگوں کے لئے چوں کہ مسجد جانا اور وہاں کے ماحول کو دیکھنا ایک معمول کی بات ہے؛ اس لئے اس ماحول کی اثر انگیزی کا احساس ہمارے دل ودماغ کے اندر پیدا نہیں ہوتا؛ لیکن جب برادران وطن یہاں آتے ہیں تو ان پر اس کا بڑا اثر پڑتا ہے، حیدرآباد میں جس ادارہ (المعہد العالی الاسلامی) کی خدمت مجھ سے متعلق ہے، کورونا کے زمانہ سے پہلے ہم لوگ اس میں موقع بہ موقع غیر مسلم بھائیوں کو بلانے کا اہتمام کرتے تھے، ایک بار ایسے ہی ایک پروگرام میں گائیتری پریوار کے مذہبی قائدین اور ان کے متبعین کو دعوت دی گی، وہ بہت شوق سے آئے، ادارے کے ایک چھوٹے سے پارک میں ضیافت کے ساتھ ساتھ تلگو زبان میں اسلام کے تعارف کا پروگرام رکھا گیا، لوگوں نے بڑی دلچسپی سے سنا، گہرے تأثرات کا اظہار کیا، مغرب کا وقت ہو گیا، مسجد میں اذان ہوئی تو ان حضرات نے کہا کہ ہم آج تک کبھی مسجد کے اندر نہیں گئے اور نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، کیا ہم لوگ مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں؟ ہم لوگوں نے کہا: آپ کا استقبال ہے، آنے والوں میں بعض خواتین بھی تھیں، اور ان میں سے ایک کا تعلق میڈیا سے تھا، وہ کہنے لگیں کہ مولانا صاحب! مگر آپ مجھ کو تو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں دیں گے؛ کیوں میں ایک عورت ہوں اور آپ کے دھرم میں عورت مسجد کے اندر نہیں جا سکتی، میں نے کہا: ایسا نہیں ہے، ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں تو عورتیں مسجد میں نماز بھی ادا کرتی تھیں، عورتوں کی ذمہ داری کے اعتبار سے ان کی آسانی کے لئے اور موجودہ دور کے اخلاقی بگاڑ کو سامنے رکھتے ہوئے ان کی سیکوریٹی کے لئے ان سے کہا جاتا ہے کہ وہ گھر ہی میں نماز ادا کر لیں؛ لیکن عورتوں کے لئے مسجد میں داخل ہونے کی ممانعت نہیں ہے، آپ مسجد کا ماحول اور نماز کی کیفیت کو دیکھنا چاہتی ہیں تو ضرور تشریف لائیں، ہم لوگوں نے نماز کی صفوں کے پیچھے کرسیاں لگوا دیں ایک خوش آواز طالب علم کو نماز کی امامت کے لئے کہا اور نماز کے بعد شعبہ انگریزی کے ایک طالب علم سے سورۂ فاتحہ کا ترجمہ کرایا، اور سنتوں کے بعد ان کو مسجد کا پورا ماحول دکھایا کہ یہاں صفائی ستھرائی کا کتنا اہتمام ہوتا ہے! سوائے قرآن مجید کے کوئی اور چیز یہاں نہیں ہوتی، وہ لوگ حیرت سے ایک دوسرے کا منھ تک رہے تھے، وہ کہنے لگے کہ ہم لوگ سمجھتے تھے کہ مسجد میں کوئی بند کمرہ بھی ہوتا ہے، جہاں ہتھیار رکھے جاتے ہیں؛ مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے، وہ بہت متاثر ہو کر واپس ہوئے اور کہنے لگے: آج ہماری زندگی کا بہت اچھا دن تھا کہ ہمیں خدا کے گھر میں آنے کا موقع ملا۔ یہ بھی دعوت کا ایک خاموش طریقہ ہے اور آج اس کی ضرورت ہے، بڑی بڑی مسجدوں میں بعض اوقات غیر مسلم سیاح سیاحت کی غرض سے آتے ہیں، ہم اس موقع کو بھی دعوت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں، میں نے ملیشیا میں دیکھا کہ وہاں کئی بڑی مسجدوں میں غیر مسلم سیاحوں کے آنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور تربیت یافتہ مبلغین مختصر وقت میں ان سے اسلام کا تعارف کراتے ہیں اور منتظمین نے بتایا کہ اس سے متاثر ہو کر بہت سارے حضرات مشرف بہ اسلام ہوتے ہیں، ضرورت ہے کہ ہم اپنے ملک میں بھی مسجد کا تعارف یا مسجد پر پیچ کے عنوان سے موقع بہ موقع غیر مسلم بھائیوں کو دعوت دیں، ان کو اذان اور سورۂ فاتحہ کا مفہوم سمجھائیں، اسلام کا تصور توحید اور اس کے نتیجے میں پروان چڑھنے والے مساوات کے نظریہ کو سمجھائیں، مسجد کی صفائی ستھرائی اور ماحول کی پاکیزگی کا ان کو مشاہدہ کرائیں، ان کو محبت کے دو بول کہیں، ہو سکے تو ہلکی پھلکی ضیافت کر دیں، اگر ہم ایسا کریں گے تو یقین ہے کہ اللہ کے گھر کی کشش ان کو متاثر کئے بغیر نہیں رہے گی۔ بعض لوگوں کو یہ غلط فہمی ہے کہ مسجدوں میں غیر مسلموں کا داخل ہونا درست نہیں ہے، پتہ نہیں یہ غلط فہمی کہاں سے پیدا ہوگئی؟ کسی خاص مصلحت سے یا مسجد کے تحفظ کے لئے غیر مسلموں کو کیا مسلموں کو بھی مسجد میں داخل ہونے سے روکا جا سکتا ہے؛ لیکن مسلمان نہ ہونے کی وجہ سے کسی کا داخلہ مسجد میں ممنوع نہیں ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں غیر مسلموں کے وفود مدینہ حاضر ہوتے تھے، آپ مسجد نبوی ہی میں ان کا قیام کراتے تھے، بنو ثقیف مشرک تھے، اُن کا وفد خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو مسجد میں ٹھہرایا اور ان کے قیام کے لئے اس طرح خیمے لگوائے کہ وہ مسلمانوں کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھیں اور قرآن مجید کی تلاوت سنیں (مصنف عبدالرزاق، باب المشرک یدخل المسجد عن ابن جریج، حدیث نمبر: ۱۶۳۸) ضمام بن ثعلبہ ایک وفد کے ساتھ آئے، جن کا تعلق قبیلہ بنو سعد سے تھا، آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا (صحیح بخاری عن انسؓ، حدیث نمبر: ۶۳) بنو نجران کے عیسائیوں کا وفد ساٹھ افراد پر مشتمل تھا، خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کئی دنوں ان کا قیام رہا، آپ نے مسجد نبوی ہی میں ان کے قیام کا انتظام فرمایا (زاد المعاد: ۳/ ۵۴۹، شرح الزرقانی علی المواھب اللدنیہ: ۵/ ۱۸۸) غزوہ بدر میں جو مشرکین قید کئے گئے، آپ نے ان کو مسجد نبوی میں ٹھہرایا، ان میں جبیر بن مطعم بھی تھے، وہ کہتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مغرب کی نماز میں سورہ طور کی تلاوت کر رہے تھے، مجھے ایسا لگا کہ اس تلاوت کو سن کر اس میرا دل پھٹ جائے گا: فکاد نما صدع قلبی لقرأۃ القرآن (السنن الکبری للبیہقی، حدیث نمبر: ۴۴۰۲) ابوسفیان جو مشرکین مکہ کے سردار اور قائد تھے، اور اہل مکہ نے احد اور غزوہ خندق کی لڑائی ان ہی کی قیادت میں لڑی تھی، وہ مسلمان ہونے سے پہلے ایک بار صلح حدیبیہ کی تجدید کی بات کرنے کے لئے مدینہ آئے اور مسجد نبوی میں بھی داخل ہوئے: کان ابوسفیان بن حرب یدخل مسجد النبی وھو مشرک (المغنی لابن قدامہ: ۸/ ۵۳۲) اسی لئے فقہاء کا بھی عمومی رجحان یہی ہے کہ مسلمانوں کی اجازت سے غیر مسلم حضرات مسجد میں داخل ہو سکتے ہیں، فقہاء احناف کے نزدیک تو اس میں بہت وسعت ہے؛ لیکن اس سلسلے میں محتاط قول وہ ہے، جو فقہاء شوافع اور بعض حنابلہ کا ہے کہ حرم کی مسجدوں کے علاوہ دیگر مسجدوں میں مسلمانوں کی اجازت سے ان کے داخل ہونے کی گنجائش ہے: یجوز للکفار دخول المساجد باذن المسلمین الا المسجد الحرام وکل مسجد فی الحرم، والی ھذا ذھب الشافعیۃ (دیکھئے: روضۃ الطالبین للنووی: ۱/ ۲۹۶) حرم میں حرم مکی اور حرم مدنی دونوں کو شامل کیا جا سکتا ہے؛ البتہ ارض حرم کے بعض احکام جیسے شکار وغیرہ میں مکہ کے احکام مدینہ سے مختلف ہیں، اس بات کو سامنے رکھا جائے تو اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حرمین شریفین کو چھوڑ کر دوسری مسجدوں میں مسلمانوں کی اجازت سے غیر مسلم بھی داخل ہو سکتے ہیں، حرمین شریفین کی مسجدوں میں غیر مسلموں کا داخلہ درست نہیں؛ کیوں کہ ۹ھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا اعلان فرما دیا تھا: فلا یقربوا المسجد الحرام بعد عامھم ھذا (توبہ: ۲۸) یہ تو اس مسئلہ کا شرعی پہلو ہے؛ لیکن اس میں جو مصلحت کا پہلو ہے وہ دوپہر کی دھوپ سے زیادہ روشن ہے، آج کل مسلمانوں کو بدنام کرنے کے لئے خاص طور پر مسجد کے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی جاتی ہیں، ان میں دو غلط فہمیاں بہت عام ہیں، اول یہ کہ مسلمان کہیں اور کسی بھی جگہ اور کسی کی زمین پر بھی مسجد تعمیر کر لیتے ہیں، یہ پروپیگنڈہ کچھ اس قدر کیا گیا کہ برادران وطن کی نظر میں یہ ایک مسلم حقیقت بن گئی، اس کے لئے ضرورت ہے کہ تاریخ سے تعلق اور دلچسپی رکھنے والے دانش ور اور اہل علم کی ایک تعداد اس کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لے، جہاں جہاں اور جس جس مسجد پر انگلی اٹھائی جا رہی ہے، وہ گہرائی کے ساتھ اس کی تاریخ کا مطالعہ کریں، آثار قدیمہ کے ریکارڈ سے فائدہ اٹھائیں، خاص کر ہندو مورخین کی تحریروں کو کھنگالیں اور دلیل اور معقولیت کے ساتھ اپنی بات کو پیش کریں اور اس کو چھوٹے چھوٹے ورقیوں کی شکل میں خوب پھیلائیں، سوشل میڈیا پر اس کو نشر کریں اور غیر مسلم بھائیوں تک بھی اس کو زیادہ سے زیادہ پہنچانے کی کوشش کریں۔ دوسری غلط فہمی یہ پیدا کی جاتی ہے کہ مسجدیں دہشت گردی کا اڈہ ہیں، یہاں ہتھیار چھپا کر رکھے جاتے ہیں، لوگوں کو اس کے استعمال کی ٹریننگ دی جاتی ہے، اگر برادران وطن کو صرف مسجد کا معائنہ کرا دیا جائے، مسجد کے اعمال کے بارے میں بتا دیا جائے، وہ اپنی آنکھوں سے نماز کا طریقہ دیکھ لیں، اذان کا ترجمہ سن لیں تو ان شاء اللہ ڈھیر ساری غلط فہمیاں دور ہو جائیں گی، اور سوچ میں بہت فرق آئے گا، موجودہ حالات کے پس منظر میں اس کو دعوتِ اسلام کا نام نہ دیا جائے، ملاقات اور زیادہ سے زیادہ تعارفِ اسلام کا عنوان دیا جائے، تو ان شاء اللہ اس سے بڑی تبدیلیاں آئیں گی اور کم سے کم دلوں میں نرم گوشہ تو ضرور پیدا ہوگا۔ کاش مسجد کی انتظامی کمیٹیاں، ائمہ وخطباء اور مسلمان اس پر توجہ دیں جو آسان بھی ہے اور جس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے، اللہ کرے کہ یہ حقیر آواز لوگوں کی توجہ حاصل کرے اور صدا بصحرا ءنہ ہو جائے۔

حاجی سیاہ سرور مخدوم سید سعید الدین رفاعی رح اور ملک ہندوستان میں سلسلہ رفاعیہ!

از:- فقیر قاری شاہ محمد رفیع الدین فاروقی رفاعی قادری (بسمت نگار)
خلیفہ حضرت قاری شاہ محمد تاج الدین فاروقی الرفاعی القادری۔

ملک دین کے قدیم صوفی بزرگوں کی جماعت سے تعلق رکھنے والے صوفیہ کرام میں مخدوم اخبار کبریائی بندگی حاجی سیاہ سرور مخدوم سید سعید الدین رفاعی رح کا نام آتا ہے۔ جس دن سے انسان اس جہان رنگ وبود میں آباد ہوا ہے یہ شان توحید پرستوں ہی کو حاصل ہوئی کہ بار بار مسلمانوں نے کثرت افواج کے فلسفے پر جذبۂ ایمانی سے ہمیشہ فتح پائی چشم فلک ہر دور میں ایسے واقعات دیکھتی رہی ہے اور تاریخ کے اوراق ایسے ہزاروں درخشاں واقعات سے بھرے پڑے ہیں یہ داستانِ ایمان جنگ بدر سے شروع ہوئی اور ہر دور میں بار بار اہل دنیاء کے سامنے دہرائی جاتی رہی ہے چنانچہ 725 ہجری میں یہی دکن کے بعض صوبوں' قندھار، ناندیڑ، اور موجودہ کرناٹک کے بعض آبادیوں میں دہرایا جا رہا تھا اس وقت مسلمانوں کی ان مقامات پر ابتدائی عملداری تھی "مہاراجہ رائے بے جن" کرناٹک کی فوجیں دیگر مختلف راجاؤں کے چھوٹے چھوٹے گروہ مسلمانوں کی آنے والی آبادیوں پر حملے کرتے اور مال ومتاع کی بے جاہ تکالیف دیا کرتے اسی سال دہلی میں "سلطان غیاث الدین تغلق" کا انتقال ہوا اور اسکے بیٹے "سلطان محمد تغلق" نے دہلی کے تخت پر جلوس کیا اور اسی نے دکن کی جانب توجہ کی دیوگیر کا نام دولت آباد رکھکر اس کو اپنا دارالسلطنت مقرر کیا۔ چنانچہ سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعی قندھاریؒ نے اسی عرصی میں شیخ ابراھیم سپہ سالار کے ہمراہ دہلی کو خیر آباد فرمایا اور "ملتان، پنجاب دیگر مختلف مقامات پر فوج اسلام کی رہبری فرماتے ہوئے ایک قائد کی طرح ملک دکن پہنچے جب آپ نے مظلوموں پر کیے جانے والے بے جاہ سلوک کو دیکھا تو پھر ایک دفعہ اپنی عدل کی تلوار اور نسبی شجاعت وبہادری سے ظالم اور باطل پرستوں کے نامور حکام کو موت کے سپرد کر دیا جس کے سبب ظالموں کے لشکروں میں انتشار برپا ہو گیا یہی وجہ ہے کہ آپ کو "کفار بھنجن" کے لقب سے جانا جاتا ہے آپ نے کئی دفعہ بیت اللہ کا سفر کیا اور تبلیغ دین کی خاطر کئی ملکوں کا رخت سفر باندھا یہی وجہ ہے کہ آپ کو "سیّاح" کے لقب سے پکارا جاتا ہے۔ حضرت سرور مخدوم حاجی سیاح سید سعید الدین رفاعیؒ آپ حسینی سادات میں سے ہیں آپ کا سلسلہ نسب والد ماجد کی جانب سے چوبیس واسطوں سے سید الشہدا امام حسین عالی مقامؓ سے جا ملتا ہے اور والدہ کی جانب سے آپ فاروقی شان رکھتے ہیں آپ کے اجداد ملک عراق اور بصرہ سے ہجرت فرما کر دہلی منتقل ہوئے اور یہی سکونت اختار کر لی آپ کا روحانی تعلق تصوف کے سلسلہ عالیہ رفاعیہ سے ہے نیز آپ کے اجدا اسی سلسلہ تصوف کے کبار مشائخ گردانے جاتے ہیں اس کے علاوہ سرور مخدومؒ خود اپنے مکتوبات میں سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین محبوب الٰہیؒ کی خدمت میں رہنے کا ذکر فرماتے ہیں کہ "ایک روز میں شیخ الاسلام نظام الحق والدینؒ کی خدمت میں حاضر تھا دیکھا کہ بہت سی مخلوق خدا حاضر خدمت ہے ہر کوئی آگے بڑھ کر آپ کی قدم بوسی کی سعادت حاصل کر رہا ہے حضرت خواجہ نے میری جانب مخاطب ہو کر فرمایا "سعید الدین! جانتے ہو یہ ہجوم خلق کیوں ہے؟ میں نے عرض کی کہ محبین حسن عقیدت سے حاضر خدمت ہیں ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کا آنا غرض سے خالی نہیں ہے مگر اہل ارادت بہت ہی کم ہے۔ اس واقعہ کی ایک مدت بعد جب حضرت شیخ کا وصال ہوا اور تین روز تک اسی مقام پر ٹھہرا رہا تیسرے روز بوقت اخیر شب مراقبہ میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک محافہ (عمدہ ڈولی سواری) فلک سے صحراء میں اتری قریب جا کر دیکھا تو حضرت شیخ محافہ میں تشریف فرما ہے میں نے عادت کے موافق سلام کیا شیخ نے جواب ارشاد کیا اور خیریت پرسی کی فرمایا سعید الدین مجھے تھام لو تا کہ میں وضوء کر لوں شیخ کو وضو کروایا اور مصلے کو بچھایا تا کہ شیخ نماز سے فارغ ہوں شیخ نے ایک کنجی عنایت کی اور فرمایا فلاں ہجرے میں دیکھو کیا ہے جا کر دیکھا کہ اس میں خالی چھوٹی چھوٹی دیگچیاں ہیں جو چھت تک لگی ہوئی ہیں بموجب ارشاد ان کو کھول کر دیکھا تو ساری خالی تھیں جب شیخ کو عرض کیا کہ وہ ساری خالی ہیں شیخ نے فرمایا کہ دروازہ بند کر دو پھر ارشاد ہوا کہ ہمیں محافہ میں سوار کر دو عرض کی کہ اگر حضور اجازت دیں تو ہمراہ چلوں ارشاد ہوا تم کو بہت کام کرنا ہے اس لیے ابھی اجازت نہیں ہے پھر کیا دیکھا کہ جیسے جیسے محافہ بلند ہوتا ہے بہت سے لوگ محافہ سے لپٹ گئے اور بہت سے گر بھی گئے اور صرف کچھ ہی حضرت کے ہمراہ چلے گئے جب مراقبہ مکمل ہوا تو حضرت کا وہ ارشاد یاد آیا" اہل ارادت معدودے چند ہیں "الغرض کہ سرور مخدوم جب قندھار شریف کی سرزمین پر رونق افروز ہوئے تو اس وقت قندھار کفرستاں کہلاتا تھا اور یہاں ہر طرف کفر کی ظلالت وتاریکی کا اندھیرا تھا لیکن سرور مخدومؒ کے پُرفیض قدوم کی برکت نے ان سب ظلمتوں کی کدرتوں کو تباہ وویران کر دیا اور نور اسلام کے فیض وبرکات سے منور کر دیا آپ کی چشم کرامات کا اس قدر چرچہ ہونے لگا کہ دور دراز سے لوگ جوق در جوق حاضر خدمت ہوتے اور آپ کے دست پر حلقہ بگوش اسلام ہوتے اور یہی سلسلہ تادم حیات جاری رہا اور آج بھی آپ کا آستانہ دین اسلام کا مرکز بنا ہوا ہے آپ کی تاریخ وصال مولانا شاہ رفیع الدین قندھاریؒ نے کتاب تحفۃ الاحمدی میں سترہ رجب المرجب 736 ہجری تحریر فرمائی ہے۔ آپ کا عرس شریف ہر سال 15، 16، 17 رجب المرجب اس سال کے مطابق 16، 17، 18 جنوری 2025 کو بڑے ہی احتشام کے ساتھ ضلع کلیکٹر کی جانب سے ایک روزہ چھٹی کا اعلان بھی ہوتا ہے۔ یہ عرس مبارک صاحب سجدہ نشین سید مرتضی محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ ومتوالی سید مصطفی محی الدین حسینی رفاعی قادری قبلہ کے زیر نگرانی اور سرپرستی میں منعقد قندھار شریف ضلع ناندیڑ موجودہ ریاست مہاراشٹرا میں ہوتا ہے۔

اس بار ہوں دشمن کی رسائی سے بہت دور

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

طن عزیز کی یہ کمال ستم ظریفی ہے کہ جو شخص تمام عمر سیاست کی غلاظت س

زمین کی زرخیزی کے لیے پروجیکٹ سے نکالا گیا کیچڑ فائدہ مند-ضلع کلکٹر

100 دنوں کے منصوبے کے مطابق بھوکر کے سب ڈویژنل اور تحصیل دفتر کا دورہ

ناروٹ کے محکمہ جنگلات کے تالاب سے کیچڑ نکالنے کے کام کا آغاز

ناندیڑ:(ورق تازہ نیوز) کیچڑ سے پاک ڈیم کیچڑ سے بھرے کھیت اسکیم کے تحت سدھا پروجیکٹ سے کیچڑ نکالا جارہا ہے۔اس کیچڑ کو نکالنے سے پروجیکٹ میں پانی کا ذخیرہ بڑھ جائے گا اور اردگرد کے کسانوں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ نیز، کسانوں کو زمین کی زرخیزی بڑھانے کے لیے نکالا گیا کیچڑ مفت فراہم کیا جائے گا۔اس لیے کسانوں کو اس فائدے کا استعمال کرنا چاہیے، ایسا ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کہا۔آج کیچڑ سے پاک ڈیم کیچڑ سے بھرے کھیت اسکیم کے تحت بھوکر میں سدھا پروجیکٹ سے کیچڑ نکالنے کا افتتاح ان کے ہاتھوں سے کیا گیا۔اس موقع پر بھوکر کے سب ڈویژنل آفیسر پربین مینگشیٹی، تحصیلدار وینود گنڈمواڑ، تعلقہ زراعت آفیسر دلیپ جادھو اور دیگر محکمہ کے ہیڈ کے ساتھ سیوا سمپرن پریوار کے ممبران، منڈل آفیسر اور گاؤں محصول آفیسر موجود تھے۔اس کام کے ساتھ ناروٹ کے محکمہ جنگلات کے تالاب سے کیچڑ نکالنے کے کام کو شروع کیا گیا ہے۔ یہ کیچڑ محکمہ جنگلات، سیوا سمپرن پریوار اور ناروٹ کے گاؤں والوں کی محنت سے نکالنے کی مہم چلائی جائے گی۔اس کام کا آج آغاز کیا گیا ہے۔اس پروگرام کے بعد ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے سب ڈویژنل آفیسر دفتر اور تحصیل دفتر بھوکر کا دورہ کرکے 100 دن کے ایکشن پلان پروگرام کے تحت ہونے والی کارروائی کا جائزہ لیا اور موجودہ تمام ملازمین کو رہنمائی دی۔

100 دن کے ایکشن پروگرام کے تحت

پربھنی کو بہترین ضلع بنانے کے لیے ہدایات پر عمل درآمد کریں: کلکٹر

پربھنی:27/مارچ (ورق تازہ نیوز) عام شہریوں کی روزمرہ زندگی کو آسان بنانے کے لیے وزیراعلیٰ دیویندر فڈنویس نے انتظامیہ کو 100 دنوں کا ایکشن پروگرام متعین کیا ہے۔اس کے مطابق تمام دفاتر نے ذمہ داری کے ساتھ عمل کرکے پربھنی کو ریاست کا بہترین ضلع منتخب ہونے کے لیے دی گئی ہدایات پر مؤثر عمل درآمد کرنا چاہیے، ایسا ضلع کلکٹر رگھوناتھ گاوڈے نے تمام محکموں کے سربراہوں کو ہدایت دی۔100 دنوں کی دفتر اصلاحات کی خصوصی مہم کے آخری مرحلے کے جائزے کی حکمت عملی کے بارے میں آج ضلع کلکٹر کے دفتر میں میٹنگ ہوئی۔اس وقت ضلع کلکٹر نے بات کی۔اس میٹنگ میں ضلع پریشد کے چیف ایگزیکٹو آفیسر ناتیشا ماتھر، میونسپل کمشنر دھیرے شیل جادھو، ایڈیشنل ضلع کلکٹر ڈاکٹر پرتاپ کالے، ریذیڈنٹ سب ڈویژنل آفیسر انورادھا ڈھالکری، سب ڈویژنل آفیسر دتّو شیوالے اور دیگر محکموں کے سربراہ موجود تھے۔دیگر سب ڈویژنل آفیسرز، تحصیلدار اور تعلقہ سطح کے آفیسرز آن لائن طریقے سے میٹنگ میں شامل ہوئے۔ایکشن پروگرام کے تناظر میں 100 دنوں میں شہریوں کی شکایات، زیرالتوا معاملات کا فیصلہ کرنا، دفاتر کو صاف اور خوبصورت بنانا۔ان مقامات پر شہریوں کے لیے پینے کا پانی، بیت الخلا جیسی سہولتیں مہیا کرنا۔دفاتر کا نظام جدید بنانا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ شہریوں کو کسی بھی طرح کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔اس کے ساتھ ہی دفاتر کی ویب سائٹ کو بہتر بنانا، معلومات کے حق کے قانون کے تحت مانگی جانے والی معلومات پہلے سے ہی ویب سائٹ پر فراہم کرنا۔ویب سائٹ کو سائبر محفوظ بنانا۔ سرکاری دفاتر کی صفائی، غیر ضروری دستاویزات ہٹانا، خراب اور غیر فعال گاڑیاں نکال دینا۔شہریوں کی روزمرہ زندگی کو آسان (ایز آف لیونگ) بنانے کے لیے کم از کم دو اصلاحات، جدید اقدامات اپنے دفاتر میں نافذ کرنا۔زیرالتوا کاموں کی تعداد صفر تک لے جانے کی کوشش کرنا۔افسران شہریوں کے لیے کب دستیاب ہوں گے، اس کی معلومات بورڈ پر درج کرنا شامل ہیں۔ضلع کلکٹر مسٹر گاوڈے نے کہا کہ حکومت کا ایکشن پروگرام بہت اہم ہے۔ پروگرام کے مطابق، ہر دفتر کے کام کی جانچ کسی خارجی ادارے کے ذریعے کی جائے گی۔اس کے لیے درجہ بندی مقرر کی گئی ہے۔اس لیے محکموں کے سربراہ خود نگرانی کرکے ہدایات پر عمل کو یقینی بنائیں اور کام میں کوتاہی نہ کریں۔ایڈیشنل ضلع کلکٹر ڈاکٹر کالے نے حتمی جائزہ حکمت عملی پر ایک پریزنٹیشن کے ذریعے ایکشن پروگرام کے نکات کی تفصیلی معلومات دی۔انہوں نے کہا کہ تمام دفاتر فعال طریقے سے کام کریں۔ بہترین ضلع کا اعزاز پربھنی ضلع کو ملے، اس کے لیے ایکشن پروگرام کی ہدایات پر سختی سے عمل کریں اور اس مہم کو کامیاب بنائیں۔

گِگ، پلیٹ فارم کارکن اور ایگریگیٹر ای شرم پورٹل پر رجسٹریشن کریں-راہول کرڈیلے

ناندیڑ، 27 مارچ: (ورق تازہ نیوز) مرکزی حکومت نے مختلف آن لائن پلیٹ فارم پر کام کرنے والے مزدوروں کی رجسٹریشن کے لیے ای-شرم پورٹل شروع کیا ہے۔اس لیے تمام گِگ کارکن یکم اپریل 2025 سے ای-شرم پورٹل پر رجسٹریشن کریں۔ نیز، تمام ایگریگیٹرز 31 مارچ 2025 تک iser /#/register.esharm.gov.in / registration -worker-platform ویب سائٹ پر رجسٹریشن مکمل کریں، ایسا ضلع کلکٹر راہول کردیلے نے کہا ہے۔ای-شرم پورٹل پر مرکزی حکومت نے گِگ کارکن، پلیٹ فارم کارکن اور ایگریگیٹر کی رجسٹریشن شروع کی ہے۔ عام طور پر گِگ اور پلیٹ فارم کارکن شیئرنگ گاڑیوں کے مزدور، کھانے اور اشیائے خوردنی پہنچانے والے مزدور، لاجسٹک خدمات فراہم کرنے والے مزدور وغیرہ جیسے مختلف مارکیٹوں میں آن لائن کام کرنے والے کارکن شامل ہیں۔ پیشہ ورانہ خدمات فراہم کرنے والے مزدور، ہیلتھ کیئر خدمات دینے والے کارکن، سفر اور مہمان نوازی کے کارکن، میڈیا خدمات وغیرہ تمام پلیٹ فارم گگ کارکن کی تعریف میں آتے ہیں۔ ایمیزون، فلپ کارٹ، مینترا، سنیپ ڈیل، اجیو، میشو، سوِگی، زومیٹو جیسے مختلف آن لائن پلیٹ فارم پر کام کرنے والے مزدور تمام ای-شرم esharm.gov.in پر رجسٹریشن کرسکیں گے۔ رجسٹریشن کرنے سے مرکزی حکومت کے پاس ڈیٹا دستیاب ہوگا، اس لیے رجسٹریشن کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

وقف ترمیمی بل کی منظوری کے خلاف آج مسلمان بازو پر سیاہ پٹی باندھ کر احتجاج کریں

عثمان ناندیڑ: (راست) مسلمانان ہند سے ایک اہم اپیل وقف ترمیمی بل 2024 کے خلاف جمعۃ الوداع کے موقع پر اپنے بازو پر کالی پٹی باندھ کر احتجاج کریں۔الحمداللہ دہلی کے جنتر منتر اور پٹنہ

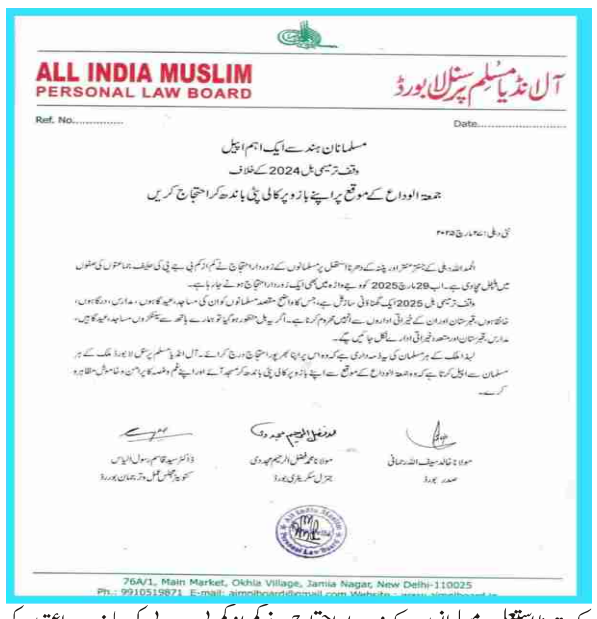

ALL INDIA MUSLIM PERSONAL LAW BOARD
آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

Ref. No..... Date.....

مسلمانان ہند سے ایک اہم اپیل
وقف ترمیمی بل 2024 کے خلاف
جمعۃ الوداع کے موقع پر اپنے بازو پر کالی پٹی باندھ کر احتجاج کریں

نئی دہلی، ۲۸ مارچ ۲۰۲۵

الحمدللہ دہلی کے جنتر منتر اور پٹنہ کے دھرنا اسٹیج پر مسلمانوں کے زوردار احتجاج نے کم از کم بی جے پی کی حلیف جماعتوں کی صفوں میں ہلچل مچادی ہے۔ اب 29 مارچ 2025 کو جو جمعۃ الوداع ہے اس میں بھی ایک زوردار احتجاج ہونے جارہا ہے۔
وقف ترمیمی بل 2025 ایک گھناؤنی سازش ہے، جس کا واضح مقصد مسلمانوں کو ان کی مساجد، عیدگاہوں، مدارس، درگاہوں، خانقاہوں، قبرستان اور ان کے خیراتی اداروں سے انہیں محروم کرنا ہے۔ اگر یہ بل منظور ہوگیا تو ہمارے ہاتھ سے سینکڑوں مساجد، عیدگاہیں، مدارس، قبرستان اور متعدد خیراتی ادارے نکل جائیں گے۔
لہذا ملک کے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر اپنا بھرپور احتجاج درج کرائے۔ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ملک کے ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ جمعۃ الوداع کے موقع سے اپنے بازو پر کالی پٹی باندھ کر اور اپنے غم و غصہ کا پرامن و خاموش مظاہرہ کرکے اپنا احتجاج درج کرائیں۔

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی — صدر بورڈ
محمد فضل الرحیم مجددی — مولانا محمد فضل الرحیم مجددی، جنرل سکریٹری بورڈ
ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس — کنوینر مجلس عمل و ترجمان بورڈ

76A/1, Main Market, Okhla Village, Jamia Nagar, New Delhi-110025
Ph.: 9910519871 E-mail: aimplboardi@gmail.com Website - www.aimplboard.in

کے دھرنا اسٹیج رمسلمانوں کے زوردار احتجاج نے کم از کم بی جے پی کی حلیف جماعتوں کی صفوں میں ہلچل مچادی ہے۔اب 29 مارچ 2026 کو وجے واڑہ میں بھی ایک زوردار احتجاج ہونے جارہا ہے۔ وقف ترمیمی بل 2025 ایک گھناؤنی سازش ہے، جس کا واضح مقصد مسلمانوں کو ان کی مساجد، عیدگاہوں، مدارس، درگاہوں، خانقاہوں، قبرستان اور ان کے خیراتی اداروں سے انہیں محروم کرتا ہے۔اگر یہ بل منظور ہوگیا تو ہمارے ہاتھ سے سینکڑوں مساجد، عیدگاہیں، مدارس، قبرستان اور متعدد خیراتی ادارے نکل جائیں گے۔لہذا ملک کے ہر مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر اپنا بھرپور احتجاج درج کرائے۔آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ ملک کے ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ قلعہ الوداع کے موقع سے اپنے بازو پر کالی پٹی باندھ کر مسجد آئے اور اپنے غم وغصہ کا پرامن وخاموش مظاہرہ کرے۔محمد فضل الرحیم مگدوا۔مولانا خالد سیف اللہ طبانی صدر برہ' مولانا محمد فضل الرحیم مجددی جنرل سکریٹری بورڈ ڈاکٹر' ڈاکٹر سید قاسم رسول الیاس کنو نیز مجلس عمل و ترجمان بورڈ 76A/1، مین مارکیٹ، اوکھلا گاؤں، جامعہ نگر، نئی دہلی-110025۔

محنت کشوں کا استحصال اب دیہی علاقوں تک پہنچا

اس استحصالی نظام کو ختم کرنے کی اشد ضرورت ہے: ہرش وردھن سپکال

نجکاری کے باعث مزدوروں کے وجود کا سوال پیدا ہوگیا ہے

ممبئی: کبھی مزدور تنظیمیں ایک بڑی قوت ہوا کرتی تھیں، اگر اپنے حقوق کے لیے چکا جام کا نعرہ بلند کیا جاتا تو شہر بند ہوجاتے، مگر اب حالات ویسے نہیں رہے۔ کئی صنعتیں بند ہو رہی ہیں اور جو باقی ہیں، ان میں آؤٹ سورسنگ اور کنٹریکٹ کے ذریعے مزدوروں کی بھرتی کی جارہی ہے، جس سے استحصال میں اضافہ ہو رہا ہے۔ یہ استحصال صرف شہروں تک محدود نہیں رہا بلکہ اب یہ دیہی علاقوں تک پہنچ چکا ہے۔اس استحصالی نظام کو ختم کرنا ناگزیر ہو چکا ہے اور اس کے لیے مستقبل کے خطرات کو سمجھ کر متحد ہوکر جدوجہد کرنا ضروری ہے۔ یہ باتیں مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر ہرش وردھن سپکال نے کہی ہیں۔ وہ نیشنل لیبر کانگریس کے ریاستی اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔ریاستی کانگریس کے صدر نے اپنے خطاب میں مزید کہ کہ پہلے صنعت کار تھے، اب محض تاجر باقی رہ گئے ہیں جو صرف منافع کے لیے کام کررہے ہیں، انہیں مزدوروں کی فلاح و بہبود سے کوئی سروکار نہیں۔ انہوں نے کہا کہ مودی حکومت کی مزدور مخالف پالیسیوں کی وجہ سے ملک میں امیر مزید امیر اور غریب مزید غریب ہوتے جارہے ہیں، لیکن وزیراعظم کو غریبوں کی کوئی فکر نہیں۔ وہ کہتے ہیں، 'امیر کا امیر ہونا کیا گناہ ہے؟' یہ بیان انتہائی سنگین اور تشویشناک ہے۔ وزیراعظم کو غریبوں کی فلاح و بہبود کی کوئی پرواہ نہیں۔ یہ حکومت غریب، محنت کش اور مزدوروں کے خلاف ہے۔انہوں نے مودی حکومت پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ان کی حکومت کے معاملات میں صرف 'دال' میں کچھ کالا نہیں، بلکہ پوری دال ہی کالی ہے'۔ ان کی نیت میں کھوٹ ہے اور ان کے غریبوں و محنت کشوں کی فلاح و بہبود کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ہمیں ایسی طاقتوں کے خلاف لڑنا ہوگا اور محروم طبقات کے لیے جدوجہد کرنا ہوگی۔انہوں نے کہا کہ جب مزدوروں کا استحصال ہورہا ہو تو خاموش نہیں بیٹھا جاسکتا۔ عملی اقدامات کریں، ایک بڑی تحریک کھڑی کریں اور متحد ہوکر مقابلہ کریں، یہی وقت کا تقاضا ہے۔

'بغیر اجازت دوسری شادی پر پہلی بیوی کو نکاح ختم کرنے کا حق غیر شرعی ہے'

اسلامی نظریاتی کونسل نے سپریم کورٹ کا فیصلہ مسترد کردیا

اسلام آباد: اسلامی نظریاتی کونسل نے بغیر اجازت مرد کی دوسری شادی پر پہلی بیوی کو نکاح ختم کرنے کا حق دینے کے سپریم کورٹ کے فیصلے کو شریعت کے خلاف قرار دیا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ برس پاکستان کی سپریم کورٹ نے بغیر اجازت دوسری شادی پر پہلی بیوی کو نکاح ختم کرنے کا حق دینے کا فیصلہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ بنا اجازت خاوند کی دوسری شادی پر پہلی بیوی نکاح کا معاہدہ ختم کرسکتی ہے۔جسٹس منصور علی شاہ کی سربراہی میں تین رکنی بینچ نے 18 صفحات پر مشتمل یہ فیصلہ 23 اکتوبر کو جاری کیا تھا۔ یہ فیصلہ فریال مقصود اور دیگر کی جانب سے خرم شہزاد درانی اور دیگر کے خلاف دائر درخواست کی سماعت مکمل ہونے پر دیا گیا تھا۔اسلامی نظریاتی کونسل نے اس وقت سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو شریعت کے برعکس قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ کونسل کے ا?ئندہ اجلاس میں عدالت عظمیٰ کے اس فیصلے کو ایجنڈے پر لایا جائے گا۔ 'پہلی بیوی کو تنسیخ نکاح کا حق دینا غیر شرعی ہے': اسلامی نظریاتی کونسل کی جانب سے جاری پریس ریلیز میں کہا گیا کہ 'بغیر اجازت دوسری شادی کرنے کے نتیجے میں پہلی بیوی کو فسخ نکاح کا حق دینا غیر شرعی ہے اور ایسا عدالتی فیصلہ جو یہ حق دے شریعت کی نظر میں درست نہیں۔' اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ فیصلہ 25 اور 26 مارچ کو چیئرمین ڈاکٹر راغب حسین نعیمی کی صدارت میں اپنے اجلاس میں کیا۔ڈان نیوز کی خب کے مطابق اسلامی نظریاتی کونسل کے سامنے پیش کیے گئے ورکنگ پیپر میں کہا گیا کہ سپریم کورٹ میں اس معاملے میں ایک شوہر شامل ہے، جس نے اپنی پچھلی بیوی سے اجازت لیے بغیر دوسری شادی کی تھی جو 1961 کے مسلم خاندانی قانون کی خلاف ورزی تھی، پہلی بیوی نے اس خلاف ورزی کی بنیاد پر نکاح کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا۔ورکنگ پیپر میں یہ بھی کہا گیا کہ سپریم کورٹ نے بیوی کی درخواست کو اس بنیاد پر برقرار رکھا تھا کہ اس کے شوہر نے 1961 کے ا?رڈیننس کی خلاف ورزی کی تھی، سپریم کورٹ نے کہا تھا کہ خلاف ورزی خود شادی کو تحلیل کرنے کی بنیاد ہے تاہم اسلامی نظریاتی کونسل نے کہا کہ عام حالات میں مسلمان کے پاس شادی ختم کرنے کے صرف دوا? پشن ہوتے ہیں یعنی خلع اور طلاق۔اسلامی نظریاتی کونسل کے اراکین نے کونسل کے کچھ سابقہ فیصلوں کو بھی دہرایا کہ مرد کو شریعت کے اصولوں کے مطابق مزید شادیوں کے لیے موجودہ بیوی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں۔کونسل نے یہ کہا کہ 1961 کا قانون شریعت کے منافی تھا اور مرد ایک وقت میں چار شادیاں کرسکتے ہیں۔اسلامی نظریاتی کونسل کے اس فیصلے کے بعد سوشل میڈیا پر صارفین خصوصاً خواتین سیخ پا نظر آتی ہیں۔ایک صارف نے اسلامی نظریاتی کونسل پر تنقید کرتے ہوئے لکھا کہ 'ان کی کونسل شادی سے شروع ہوکر شادی پر ختم ہوتی ہے۔' ایک اور خاتون نے لکھا کہ 'شریعت صرف اس معاملے میں ہی نافذ کیوں کی جاتی ہے؟ کیا آدمی چار بیویوں کے ساتھ انصاف کرسکتے ہیں جیسے نبی نے کیا۔شریعت تو یہ بھی کہتی ہی کہ اگر آپ بیوی کو طلاق دیتے ہیں تو اس کی دوبارہ شادی تک اس کے اخراجات اٹھانا ہوں گے۔کیا کوئی اس کی حمایت کرے گا۔ شریعت میں بہت سے اصول خواتین کے حق میں بھی ہیں لیکن معاشرہ صرف چار شادیوں پر فوکس کرتا ہے۔' پاکستان میں مرد کی دوسری شادی یا چار شادیوں کا موضوع کوئی پہلی بار سامنے نہیں آیا بلکہ وقتاً فوقتاً، اس متنازع موضوع پر بحث ہوتی ہی رہتی ہے۔حال ہی میں اس کی مثال اداکار دانش تیمور کی ہے جو ایک چینل پر ماہِ رمضان کی خصوصی ٹرانسمیشن کی میزبانی کر رہے تھے جب انھوں نے اپنی اہلیہ اور اداکارہ عائزہ خان کی موجودگی میں چار شادیوں سے متعلق بیان دیا۔دانش تیمور نے عائزہ خان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ 'مجھے چار شادیوں کی اجازت ہے لیکن میں کر نہیں رہا، وہ الگ بات ہے۔۔۔ یہ میرا پیار اور احترام ہے کہ میں فی الحال ان ہی کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتا ہوں۔' سوشل میڈیا پر صارفین نے ان کے اس بیان پر خاصی تنقید کی اور اسے ایک عورت کے لیے 'دھمکی' سے تشبیہ دیا۔' ہر جگہ شادی پر بات ہوتی ہے، ٹی وی پر بھی لیکن بدقسمتی سے جو لوگ اس کی بہتر تشریح کرتے ہیں، ان کو سنا نہیں جاتا۔' پاکستان میں دوسری شادی کا قانون موجودہ قوانین کے مطابق اگر کوئی مرد پہلی بیوی کی تحریری اجازت کے بغیر شادی کرے تو پہلی بیوی کی شکایت پر اسے سزا یا جرمانے یا دونوں کا سامنا کرنا پڑسکتا ہے۔قانون کے مطابق دوسری شادی کرنے کے لیے تحریری اجازت نامے کے لیے یونین کونسل کے چیئرمین کو درخواست دینی ہوتی ہے جس میں دوسری مجوزہ شادی کی وجوہات اور پہلی بیوی سے اجازت حاصل ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں ا? گاہ کیا جاتا ہے۔یونین کونسل چیئرمین یہ درخواست موصول ہونے پر شوہر اور بیوی سے اپنی اپنی جانب سے ایک، ایک رکن نامزد کرنے کے لیے کہتے ہیں جس کے نتیجے میں چیئرمین کی سربراہی میں 'ثالثی کمیٹی' تشکیل پاتی ہے۔یہ ثالثی کمیٹی پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کی وجوہات کا جائزہ لینے کے بعد اجازت دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرتی ہے۔قانون کے مطابق کچھ مواقع پر اگر ثالثی کمیٹی کی اجازت کے بغیر شادی کی جائے تو ایسا کرنے کی صورت میں مرد کو سزا ہوسکتی ہے یا اس پر جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے۔ یہ سزا ایک برس تک قید اور پانچ ہزار روپے جرمانہ یا دونوں ہوسکتی ہیں۔اس کے علاوہ دوسری شادی کرنے والے مرد کو پہلی بیوی کو فوری طور پر مہر کی تمام رقم بھی ادا کرنی ہو۔

معصوم روزہ دار

ناندیڑ: معصوم روزہ دار سدرہ فاطمہ بنت ڈاکٹر محمد شارق

محمد عمر فراز ابن ڈاکٹر محمد شارق ناندیڑ

خلوص ومحبت کا پیکر مشہور نعت خواں

عبدالرحیم مضطر کا انتقال پر ملال

ناندیڑ: قارئین باخصوص شہریان پربھنی کو نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ خلوص ومحبت کا پیکر مشہور و معروف نعت خواں عبدالرحیم مضطر کا آج مورخہ 27 مارچ 2025 بروز جمعرات سحر وفجر کی مبارک ساعتوں کے درمیان انتقال ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عبدالرحیم مضطر صاحب کو عشق رسول اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر اپنے مخصوص انداز میں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے اور ہر چھوٹے بڑے سے خوش مزاجی، خوش اخلاقی اور سادگی کے ساتھ پیش آنا ان خوبیوں کی وجہ سے انہیں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا مرحوم کی نماز جنازہ آج مورخہ کا 27 مارچ 2025 بروز جمعرات بعد نماز عصر مسجد قادر آباد میں ادا کی گئی اور تدفین قادر آباد قبرستان میں عمل میں آئی۔ مرحوم عبدالرحیم مضطر شہر پربھنی کی مشہور ومعروف شخصیت امیر تبلیغ جماعت مرحوم عبدالحفیظ عبدالشکور کے چھوٹے بھائی اور مشہور عالم دین مولانا زبیر ندوی و عزیر ندوی کے والد محترم اور مدرسہ فیض القرآن کے نائب ناظم حافظ عبدالوہاب صاحب کے چچا تھے اس موقع پر ادارہ اعتبار نیوز اہل خانہ کے غم میں برابر کا شریک ہے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں دعا گو ہے کہ وہ اہل خانہ افراد خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائے مرحوم عبدالرحیم مضطر صاحب کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلی مقام عطا فرمائے اہل خانہ، افراد خاندان اور آپ کے چاہنے والے دوست واحباب کو صبر جمیل عطا فرمائے بروز محشر آپ کے عشق رسول ومحبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کو آپ کی بخشش کا ذریعہ بنائیں آمین

حکومت ہند نے جیو کو 'نیشنل انٹلیکچوئل پراپرٹی ایوارڈ'' سے نوازہ

نئی دہلی، 27 مارچ۔ایم این این۔ٹیکنالوجی کمپنی جیو پلیٹ فارمز لمیٹڈ (جے پی ایل) کو دو باوقار انٹلیکچوئل پراپرٹی ایوارڈز ملے ہیں۔ایک طرف، حکومت ہند نے جیو پلیٹ فارم کو نیشنل انٹلیکچوئل پراپرٹی ایوارڈ سے نوازا ہے۔ساتھ ہی، ورلڈ انٹلیکچوئل پراپرٹی ا?رگنائزیشن (WIPO) نے جیو پلیٹ فارمز کو ٹیکنالوجی اور اختراع میں غیر معمولی کارکردگی کے لیے ٹرافی سے نوازا ہے۔مرکزی وزیر تجارت اور صنعت پیوش گوئل نے نئی دہلی میں منعقدہ ایک تقریب میں یہ اعزازات دیئے۔عالمی سطح پر، کمپنی نے پچھلے تین سالوں میں 4 ہزار سے زیادہ پیٹنٹ فائل کیے ہیں۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے مضبوط ہندوستان۔روس تعلقات کی توثیق کی

نئی دہلی۔ 27 مارچ۔ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے ہندوستان روس تعلقات کی پائیدار مضبوطی کی تصدیق کی، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ "ہندوستان روس کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ "خصوصی اور مراعات یافتہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید بڑھانا" دونوں ممالک کے لیے مشترکہ خارجہ پالیسی بنی ہوئی ہے۔ایک ویڈیو پیغام کے ذریعے "روس اور ہندوستان: ایک نئے دوطرفہ ایجنڈے کی طرف"

اعلان نامہ دوشبی شبینہ

برادرن اسلام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ہر سال کی طرح اس سال بھی مدینہ مسجد کچی مسجد پرانا مونڈھا نادر میں دوشبی شبینہ کا اہتمام کیا گیا ہے 28-27 شب یعنی بروز جمعہ ہفتہ وتاریخ 28 اور 29 مارچ دو دونوں شب کے درمیان میں درمیان میں وقفہ اور اخر میں سحری کا بھی نظم کیا گیا ہے۔کثیر تعداد میں شرکت حاصل کرے اور ثواب دارین حاصل کریں

نوٹ: شبینہ کی عشاء کی جماعتِ سوانو بجے نماز ادا کی جائے گی

منجانب: شبینہ کمیٹی

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کرکے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(*پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔